

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 مئی 1960

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

بنام

دی جلاؤں الیکٹریٹی سپلائی کمپنی، لمیٹڈ۔

(ایس کے داس، جے ایل کپور اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

اضافی انکم ٹیکس۔ اگر اضافی منافع پر عائد کیا جاسکتا ہے، جب کہ پچھلے سالوں میں منافع ہوتا ہے۔ ٹیکس کے حساب کتاب کا طریقہ۔ بھارتی زری ایکٹ، 1949 اور 1950، پہلے شیڈول کے حصہ 1 کا پیرا B۔

تمام الاؤنس اور کٹوتیاں کرنے کے بعد، مشخص الیہ کمپنی کی آمدنی کا مشخصہ آخر کار 1949-50 اور 1950-51 سالوں کے لیے بالترتیب 3,423 روپے اور 3,312 روپے لگایا گیا۔ مشخص الیہ کمپنی نے مذکورہ بالا دو سالوں کے لیے 46,024 روپے اور 56,326 روپے کے منافع کا اعلان کیا تھا۔ اگرچہ پچھلے سالوں سے کوئی منافع سامنے نہیں لایا گیا تھا، انکم ٹیکس افسر نے زری ایکٹ، 1949 اور 1950 کے تیسرے اور پہلے شیڈول کے حصہ 1 کے پیرا B پر فقرہ کا اطلاق کیا، ہر سال اضافی انکم ٹیکس کے فرق کا اندازہ لگایا اور دو تشخیصی سالوں کے لئے رقم پر روپے میں 5 آنے کی شرح سے انکم ٹیکس وصول کیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ حقیقت میں اضافی منافع ادا کیا گیا تھا، لیکن پچھلے سالوں سے منافع کی عدم موجودگی نے اس معاملے میں زری ایکٹ کو ناقابل عمل بنا دیا۔

سوال یہ تھا کہ کیا پیرا B کی دوسری شق کو اس وضاحت کے ساتھ پڑھا جائے جس میں ٹیکس کے حساب کے طریقہ کار کا فقرہ لگایا گیا ہے اور کیا زری ایکٹ کا ارادہ تھا کہ اضافی منافع پر اضافی انکم ٹیکس عائد کیا جائے چاہے پچھلے سال یا سالوں سے کوئی منافع سامنے نہ لایا گیا ہو:

قرار پایا گیا کہ زری ایکٹ، 1950 کے پہلے شیڈول کے دوسرے فقرے کے حصہ I کے پیرا B، جو کہ زری ایکٹ، 1949 کے متعلقہ پیرا گراف سے مطابقت رکھتی ہے، ایک خیال پیش کرتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پچھلے سال سے فوراً پہلے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا غیر منقسم منافع ہونا چاہیے، کہ اس طرح کے غیر منقسم منافع کو اصل میں تشخیص کے تحت سال میں ادا کیے گئے اضافی منافع کی رقم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہونا چاہیے، اور یہ کہ غیر منقسم منافع کو پچھلے سال کے کسی دوسرے اضافی منافع کو پورا کرنے کے لیے اسی طرح نہیں لیا جانا چاہیے۔ اضافی منافع کو پہلے پچھلے سالوں کے منافع سے جوڑنا ہوتا ہے اور پھر ان منافعوں پر عائد ٹیکس کا پتہ لگانا ہوتا ہے، اور پھر ٹیکس کو بڑھتی ہوئی شرح پر ادا کیا جاتا ہے اور یہ اصل میں منافع اور پیرا گراف کے تحت مطالبہ کردہ ٹیکس کے درمیان فرق کے برابر ہوتا ہے۔ جہاں کسی پچھلے سال یا سال کا کوئی منافع نہیں ہوتا ہے، خیال مکمل طور پر ناکام ہو جاتا ہے اور حساب کتاب کا طریقہ بھی یکساں طور پر ناکام ہو جاتا ہے۔

مزید قرار پایا گیا کہ انکم ٹیکس قانون آمدنی کے مخصوص طبقے کو خالص میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، اور ایسا صرف اس صورت میں کامیابی سے کر سکتا ہے جب وہ اس مقصد کے لیے مناسب شق وضع کرے۔ اگر قانون ناکام ہو جاتا ہے اور مشخص الیہ کو اس کے دائرے میں نہیں لایا جاسکتا تو اس طرح کی نانصافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 477، سال 1957۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر x/37، سال 1954 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 9 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔

این اے پالکھیوالا، بی کے بی نائیڈو اور آئی این شروف، مدعا علیہ کے لیے۔

1960.4 مئی۔

عدالت کا فیصلہ ہدایت اللہ جسٹس نے سنایا۔

ہدایت اللہ جسٹس: یہ اپیل انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک ریفرنس میں عدالت عالیہ کے 9 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم کے خلاف دیئے گئے سرٹیفکیٹ کے ساتھ ہے۔ ٹریبونل نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا حوالہ دیا تھا:

"(1) کیا مشخص الیہ کمپنی کی طرف سے کوئی اضافی منافع کا اعلان کیا گیا تھا؟

(2) کیا مشخص الیہ کمپنی مشخص الیہ کمپنی کی طرف سے ادا کردہ اضافی منافع کے سلسلے میں اضافی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار ہے؟

عدالت عالیہ نے پہلے سوال کا جواب ہاں میں اور دوسرے کا منفی میں دیا۔ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی ہمارے سامنے اپیل مشخص الیہ ہے، اور جلاکاوں الیکٹرک سپلائی کمپنی، لمیٹڈ (مشخص الیہ کمپنی) مدعا علیہ ہے۔

کیس کے حقائق سادہ ہیں۔ تخمینہ کاری کے سالوں 1949-50 اور 1950-51 کے لیے، مشخص الیہ کمپنی کا کتب منافع بالترتیب 1,22,469 روپے اور 76,886 روپے تھا۔ فرسودگی الاؤنس اور دیگر کٹوتیوں کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد، مشخص الیہ کمپنی کی آمدنی کا مشخصہ بالترتیب 3,423 روپے اور 3,312 روپے لگایا گیا۔ مشخص الیہ کمپنی نے پہلے سال میں 46,024 روپے اور اگلے سال میں 56,326 روپے کے منافع کا اعلان کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے بالترتیب زری ایکٹ 1949 اور 1950 کے تیسرے اور پہلے شیڈول کے حصہ I کے پیرا گراف B پر فقرہ کا اطلاق کرتے ہوئے، ہر سال اضافی انکم ٹیکس کے فرق کی تشخیص کیا، اور انکم ٹیکس وصول کیا۔ دو تخمینہ کاری سالوں کی رقوم پر روپے میں 5 آنے کی شرح سے۔ مشخص الیہ کمپنی نے پہلے ایپیل اسٹنٹ کمشنر اور پھر ٹریبونل میں اپیل کی۔ ٹریبونل میں صدر اور اکاؤنٹنٹ ممبر کے درمیان اختلاف تھا، سابق کا موقف تھا کہ مشخص الیہ کمپنی ذمہ دار نہیں تھی اور مؤخر الذکر، کہ یہ تھا۔ اس کے بعد معاملہ تیسرے رکن کے پاس بھیج دیا گیا، جس نے صدر سے اتفاق کیا۔ اکثریت کے فیصلے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ پچھلے سال سے پہلے کے سالوں میں کوئی منافع نہیں تھا، اور اس لیے، مذکورہ پیرا گراف، ان کی قیود پر، حالات میں کام نہیں کر سکتے تھے۔ اقلیت کا نظریہ یہ تھا کہ اگرچہ کوئی منافع نہیں تھا، پھر بھی اضافی منافع پر اضافی انکم ٹیکس لگانے کا زری ایکٹ کا ارادہ بالکل واضح تھا، اور یہ کہ مشخص الیہ کمپنی ذمہ دار تھی۔ اس مرحلے پر یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ ٹریبونل کا فیصلہ مکمل طور پر اس حقیقت پر مبنی تھا کہ پچھلے سالوں سے کوئی منافع آگے نہیں لایا گیا تھا، اور اس لیے پیرا گراف کا اطلاق نہیں کیا جاسکا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ حقیقت میں اضافی منافع ادا کیا گیا تھا، لیکن پچھلے سالوں سے منافع کی عدم موجودگی نے اس معاملے میں زری ایکٹ کو ناقابل عمل بنا دیا۔ اس لیے اس نے ٹریبونل کی طرف سے دی گئی وجوہات کو قبول کیا اور اپنے فیصلے کو برقرار رکھا۔

زری ایکٹ، 1950 کے پہلے شیڈول کے حصہ اول کا پیرا گراف B زری ایکٹ، 1949 کے متعلقہ پیرا گراف سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس لیے ضروری نہیں کہ ان کا الگ سے حوالہ دیا جائے۔ ہم اپنے آپ کو زری ایکٹ 1949 تک محدود رکھیں گے۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ دو سالوں کے حالات بھی برابر ہیں، سوائے اس کے کہ آمدنی کی رقم اور اضافی منافع مختلف ہیں۔ پیرا گراف اس طرح پڑھتا ہے:

"B- ہر کمپنی کے معاملے میں۔

شرح	
مجموعی طور پر کل آمدنی	روپے میں پانچ آنے:

بشرطیکہ کسی بھارتیہ کمپنی کے معاملے میں۔

(i) جہاں کل آمدنی، جس میں روپے میں سات آنے کی کمی کی گئی ہے اور رقم، اگر کوئی ہے، انکم ٹیکس مستثنیٰ ہے، 31 مارچ 1950 کو ختم ہونے والے سال کے لیے پورے یا پچھلے سال کے کسی حصے کے سلسلے میں اعلان کردہ کسی بھی منافع (مقررہ شرح تخمینہ کاری ادائیگی منافع سمیت) کی رقم سے زیادہ ہے، اور انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23A کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے، اس طرح کی اضافی رقم پر پی روپیہ ایک انا کی شرح سے چھوٹ کی اجازت ہوگی۔

(ii) جہاں مذکورہ بالا شق (1) میں مذکور منافع کی رقم روپے کی کل آمدنی میں سات آنے کی کمی سے زیادہ ہے اور اگر کوئی رقم انکم ٹیکس مستثنیٰ ہے تو کل آمدنی پر اضافی انکم ٹیکس عائد کیا جائے گا جو اس رقم کے برابر ہے، اگر کوئی ہو، جس کے ذریعے انکم ٹیکس کی مجموعی رقم جو حقیقت میں اس طرح کے اضافے سے برداشت ہوتی ہے (جسے اس کے بعد 'اضافی منافع' کہا جاتا ہے) اضافی منافع پر پی روپیہ پانچ آنے کی شرح سے شمار کی گئی رقم سے کم ہو جاتی ہے۔

مذکورہ بالا شق کے مقاصد کے لیے، 'ڈیویڈنڈ' کے بیان محاورہ کا وہی مطلب ہو گا جو اسے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2 شق (6A) میں تفویض کیا گیا ہے، لیکن اس اظہار میں شامل کوئی بھی تقسیم، جو 31 مارچ 1950 کو ختم ہونے والے سال کے دوران کی گئی ہو، پورے یا پچھلے سال کے حصے کے حوالے سے اعلان کردہ ڈیویڈنڈ سمجھی جائے گی۔

مذکورہ بالا فقرہ کی شق (ii) کے مقصد کے لیے، اضافی منافع سے اصل میں برداشت ہونے والی انکم ٹیکس کی مجموعی رقم کا فقرہ مندرجہ ذیل طریقے سے کیا جائے گا:---

(i) اضافی منافع پچھلے سال سے فوراً پہلے کے ایک یا زیادہ سالوں کے غیر منقسم منافع کے پورے یا اس طرح کے حصے میں سے سمجھا جائے گا جو کہ اضافی منافع کی رقم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہو گا اور جیسا کہ پچھلے سال کے اضافی منافع کو پورا کرنے کے لیے اسی طرح مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔

(ii) اضافی منافع کا ایسا حصہ جو مذکورہ بالا سالوں میں سے ہر ایک کے غیر منقسم منافع میں سے سمجھا جاتا ہے، ٹیکس برداشت کرنے والا سمجھا جائے گا،

(a) اگر انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23A کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اس سال کے غیر منقسم منافع کے سلسلے میں روپے میں پانچ آنے کی شرح سے حکم دیا گیا ہے، اور

(b) کسی دوسرے سال کے سلسلے میں، اس سال کے لیے کمپنی کی کل آمدنی پر لاگو ہونے والی شرح میں اس شرح سے کمی کی گئی جس پر غیر منقسم منافع پر چھوٹ، اگر کوئی ہو، کی اجازت دی گئی تھی۔

اضافی منافع اور اضافی انکم ٹیکس پر ان کی واجب الوصول کے سلسلے میں زری ایکٹ کی اسکیم کا جائزہ ہم نے دیوانی اپیل نمبر 427، سال 1957 میں لیا ہے جس کا آج فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہم اس معاملے میں پیرا گراف میں دوسری شرط کے اطلاق کے بارے میں فکر مند ہیں، وضاحت کے ساتھ پڑھیں (نہیں کہا جاتا ہے) جس میں ٹیکس کمشنر کے حساب کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی دوسرے انکم ٹیکس کے معاملے میں اشارہ کر چکے ہیں، اگر منافع ہوتا ہے تو اضافی انکم ٹیکس قابل ادائیگی ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی دوسرے انکم ٹیکس کے معاملے میں اشارہ کر چکے ہیں، اضافی انکم ٹیکس قابل ادائیگی ہے اگر قانون سازی کی طرف سے مقرر کردہ حد سے زیادہ منافع کسی بھی سال میں ادا کیا جائے۔ یہ اضافی انکم ٹیکس اس طرح کے ٹیکس کو نوٹ کرتا ہے جو کسی بھی پچھلے تشخیصی سال میں کم شرح کے باوجود منافع پر ادا کیا گیا ہو اور اس رقم کے لیے کٹوتی کرتا ہے۔ اضافی انکم ٹیکس اضافی منافع پر قابل ادائیگی ہے جس کا حساب مختلف شرح پر لگایا جاتا ہے لیکن پہلے سے ادا کردہ ٹیکس کی اجازت دیتا ہے۔ اس مقصد کے لیے، اضافی منافع سے برداشت ہونے والی انکم ٹیکس کی مجموعی رقم کا حساب ایک خاص انداز میں لگانا پڑتا ہے۔ اس طریقے کو پیرا گراف میں اشارہ کیا گیا ہے، اور اس کا آغاز یہ فراہم کرنے سے ہوتا ہے کہ اضافی منافع پچھلے سال سے پہلے کے ایک یا زیادہ سالوں کے غیر

منقسم منافع کے پورے یا اس طرح کے حصے میں سے سمجھا جائے گا جو کہ اضافی منافع کی رقم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہوگا اور اسی طرح پچھلے سال کے اضافی منافع کو پورا کرنے کے لیے مد نظر نہیں رکھا گیا تھا۔ اس کے بعد یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ اضافی منافع جو اس طرح پچھلے سالوں میں سے ہر ایک کے غیر منقسم منافع سمجھے جاتے ہیں، ٹیکس برداشت کرنے والے سمجھے جائیں گے۔

جو تصورات پیش کیے گئے ہیں وہ یہ پیش کرتے ہیں کہ پچھلے سال سے فوراً پہلے کے ایک یا زیادہ سالوں کا غیر منقسم منافع ہونا چاہیے، کہ اس طرح کا غیر منقسم منافع پچھلے سال میں اصل میں تخمینہ کاری کے تحت ادا کیے گئے اضافی منافع کی رقم کو پورا کرنے کے لیے کافی ہونا چاہیے، اور یہ کہ غیر منقسم منافع کو پچھلے کسی بھی سال کے اضافی منافع کو پورا کرنے کے لیے اسی طرح نہیں لیا جانا چاہیے تھا۔ جہاں کسی پچھلے سال یا سال کا کوئی منافع نہیں ہوتا ہے، خیال مکمل طور پر ناکام ہو جاتا ہے اور حساب کتاب کا طریقہ بھی یکساں طور پر ناکام ہو جاتا ہے۔ ہم کمشنر کی اس دلیل سے متفق نہیں ہیں کہ اس تصور کو اثر دیا جاسکتا ہے، چاہے پچھلے سالوں کے منافع موجود ہی نہ ہوں۔ دلیل سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے حالات میں بھی پیرا گراف کی قیود کے تحت اضافی انکم ٹیکس کے لیے اضافی منافع کی ذمہ داری پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن فقرہ کا سادہ مطالعہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اضافی منافع کو پہلے پچھلے سالوں کے منافع سے جوڑنا پڑتا ہے اور پھر ان منافعوں پر عائد ٹیکس کا پتہ لگانا پڑتا ہے، اور ٹیکس ایک بہتر شرح پر ادا کیا جاتا ہے اور اس کی رقم اصل میں منافع سے برداشت ہونے والے ٹیکس اور پیرا گراف کے تحت طلب کردہ ٹیکس کے درمیان فرق کے برابر ہوتی ہے۔ عدالت عالیہ نے کمشنر کی دلیل کو بالکل اسی طرح پسپا کر دیا جس طرح ہم نے کیا ہے، اور ہم اس کی طرف سے دی گئی وجوہات سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

اکاؤنٹنٹ رکن، جس کا فیصلہ اقلیت میں تھا، نے دو وجوہات بتائیں۔ پہلا یہ تھا کہ "وضاحت ان سالوں کے تعین کے لیے فراہم کرتی ہے جن کے منافع میں سے اضافی منافع آیا ہے"، اور دوسرا یہ تھا کہ "شق (ii) کے ذریعے عائد ذمہ داری سے بچنے کے لیے، کمپنی کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اضافی منافع پر روپے میں 5 آنے ٹیکس عائد کیا گیا ہے کیونکہ صرف اس صورت میں ہی قابل ادائیگی اضافی ٹیکس صفر ہوگا"۔ یہ وجوہات بھی قبولیت کے لیے ہمارے سامنے رکھی گئی تھیں۔ تاہم، ہم متفق ہونے سے قاصر ہیں۔ تصور کو پہلی وجہ میں تجویز کردہ انداز سے کم نہیں کیا جاسکتا۔ تصور میں نہ صرف اکاؤنٹنٹ رکن جو کہتا ہے وہ اپنے اندر شامل ہوتا ہے بلکہ حساب کا ایک طریقہ بھی ہوتا ہے، جو تصور کا حصہ نہیں ہے۔ یہ حساب کا وہ طریقہ ہے جس پر عمل نہیں کیا جاسکتا، حالانکہ ہم مزید آگے جا کر کہیں گے کہ

خیال خود ہی ناکام ہو جاتا ہے کیونکہ پچھلے سالوں کا کوئی منافع موجود ہی نہیں تھا۔ اکاؤنٹ رکن کی طرف سے دی گئی دوسری وجہ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کو فرض کرتی ہے، اور یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ فیصلہ کرنے والی حقیقت ہے۔ اس حقیقت کا فیصلہ صرف اس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب پیرا گراف کو موجودہ معاملے پر لاگو کیا جاسکے اور دوسری صورت میں نہیں۔ ہم اس مفروضے سے شروعات نہیں کر سکتے کہ اضافی منافع پر اضافی انکم ٹیکس ادا کرنا پڑے گا، چاہے پیرا گراف لاگو ہو یا نہ ہو۔ یہ اسی سوال کا فیصلہ کرنے کی عاجزانہ استدعا ہو گا۔

کمشنر نے اضافی منافع پر اضافی انکم ٹیکس لگانے کے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے زبان میں متعدد تبدیلیاں کرنے کی بھی تجویز پیش کی، اور اکاؤنٹ رکن کی طرح نشاندہی کی کہ ٹیکس سے چھوٹ کی اجازت دینا، جہاں پچھلے سالوں کا کوئی منافع نہیں تھا، اضافی منافع کے خلاف برابری کرنا غیر منصفانہ ہو گا۔ ہماری رائے میں، زبان میں ترمیم کا سوال مقدمے کے حالات میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہماری وجوہات دیوانی اپیل نمبر 427، سال 1957 میں دی گئی ہیں، جس کا آج فیصلہ کیا گیا ہے، اور ہمیں دوبارہ بنیاد پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں بے انصافی ہونے کا بھی کوئی سوال نہیں ہے۔ انکم ٹیکس قانون آمدنی کے مخصوص طبقے کو خالص میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، اور ایسا صرف اس صورت میں کامیابی سے کر سکتا ہے، جب وہ اس مقصد کے لیے مناسب شق وضع کرے۔ اگر قانون ناکام ہو جاتا ہے اور مشخص الیہ کو اس کے دائرے میں نہیں لایا جاسکتا، تو اس طرح کی نا انصافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عدالت عالیہ کی جانب سے دونوں سوالوں کے دیے گئے جوابات مقدمے کے حالات میں درست تھے۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے، اور اخراجات کے ساتھ اسے خارج کر دیا جائے گا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔